آفتاب رشد و ہدایت
فانوس شمع شریعت تنویر علم و بصیرت
منبع خیر و برکت
یعنی
حیات اعلیٰ حضرت
حصہ اول
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

۶۸۴

حیاتِ اعلیٰحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

مکتبۂ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

میں فرماتے ہیں۔

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن	نہ مرا ہوش بمدحے نہ مرا گوش ذمے
منم و کنج خمولی کہ نہ گنجد در وے	جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

مجدد دین و ملت اعلیحضرت کا ہمیشہ معمول تھا کہ تصنیف و تالیف کتب یعنی اوراد و اشغال کے خیال سے خلوت میں تشریف رکھتے پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے اکثر مکان ہی سے وضو کر کے تشریف لاتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مسجد میں آ کر مٹی کے لوٹے سے اتر طرف کی فصیل پر بیٹھکر وضو فرماتے مسجد کے لوٹے عموماً متوسط درجہ کے ہوا کرتے ہیں اور اعلیحضرت وضو و غسل میں بہت احتیاط فرمایا کرتے خاص طور پر خیال کر کے بلکہ اس کا سر تک خاص کر کے خیال فرما کے تر کیا کرتے اور وہ بھی اس طرح کہ ہر جگہ سے سیلان آب ہو جاتے اسی سے عموماً دو لوٹے پانی رکھا جاتا اور اگر کثرت مصلیوں کی وجہ سے لوٹے فارغ نہ ہوتے تو ایک لوٹے پانی سے وضو شروع فرماتے جب تک کوئی لوٹا خالی ہوتا پھر اس میں پانی لا کر وضو کے بعد سنت و نوافل قبلیہ مسجد ہی میں پڑھتے۔ وقت جماعت ہو جانے پر فرض نماز باجماعت پڑھنے کے بعد سنت بعدیہ مسجد ہی میں ادا کر کے مکان تشریف لے جایا کرتے سوائے عصر کے اس لیے کہ عصر کی نماز پڑھ کر پھاٹک میں چارپائی پر تشریف رکھتے اور چاروں طرف کرسیاں رکھدی جاتیں زائرین تشریف لاتے کرسیوں پر بیٹھتے جب کرسیاں باوجود کثرت تعداد ناکافی ہوتیں تو چند بنچ و تخت سائبان میں رہتے وہ صحن مکان میں کھینچ لیے جاتے بقیہ لوگ اس پر بیٹھتے زائرین حاجتیں پیش کرتے ان کی حاجتیں پوری کی جاتیں حقہ پان سے ہر ایک کی تواضع کی جاتی پان کا طریقہ اعلیحضرت کے یہاں ہم لوگوں کے پوربی طریقہ کے بالکل خلاف تھا یہاں کھلی لگانے کا دستور ہے اور وہاں پان پر نصف میں چونا اور دوسرے نصف میں کتھا لگاتے ہیں اور پھر اسے موڑ دیتے ہیں کہ چونا اور کتھا علیحدہ علیحدہ رہتا ہے۔ چھالیا الگ ترشی ہوئی رہتی ہے۔ ہر ایک شخص ایک ایک پان اور چھالیا حسب خواہش لے لیا کرتا اعلیحضرت زردہ نہیں استعمال فرماتے تھے اسی لیے پان کی تھالی میں زردہ نہیں رکھا جاتا حقہ عام طور پر لوگ بپاس ادب اعلیحضرت کے

سامنے نہیں پیا کرتے تھے البتہ بعض بوڑھے یا سادات کرام حضرت کے سامنے بھی حقہ نوش کرتے اُن کے سامنے حقہ بڑھا دیا جایا کرتا تھا۔ اعلیٰحضرت کو خطوط کے جواب کا بہت اہتمام تھا اس خیال سے کہ خطوط ضائع نہ ہوں حاجی کفایت اللہ صاحب ساکن محلہ بہاری پور خادم خاص اعلیٰحضرت نے (جو حضرت کے بہت ہی جاں نثار خادم اور سفر و حضر کبھی اعلیٰحضرت کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے اور اب بعد وصال بھی مزار شریف پر برابر حاضر باش محض محبت شیخ میں اُن کی دلی تمنا ہے کہ بعد موت بھی اعلیٰحضرت کے قدموں ہی میں رہیں اور اسی لئے صاحبزادگان والا شان و دیگر مخلصین و محبین و خلفاء و مریدین اعلیٰحضرت سے اس قسم کی تحریرات حاصل کی ہیں جن کو ایک کتاب کی شکل میں شائع بھی کر دیا ہے ۔) ایک خوبصورت بکس ٹین کا بنوا کر رنگ کرا دیوان کر دیا تھا جس میں ڈاکیہ خطوط پیکٹ وغیرہ ڈال دیا کرتا تھا۔ اوس میں برابر تالا لگا رہتا کہ کوئی اون خطوط کو نکال نہ لے کنجی اس کی اعلیٰحضرت کے پاس رہتی عصر کی نماز پڑھکر جب باہر آکر تشریف رکھتے تو کنجی مجھے عنایت فرماتے بکس کھول کر اوس روز کی ڈاک سب لاکر حاضر کر دیتا اور ایک ایک خط پڑھنا شروع کرتا اگر خط تصوف کے متعلق ہوتا اعلیٰحضرت خود رکھ لیتے اور اس کا جواب نفس نفیس خود تحریر فرماتے تعویذات کے متعلق ہوتا تو میرے یا حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب کے حوالہ کیا جاتا استفتا ہوتا تو حسب مراتب مولوی نواب مرزا صاحب بریلوی مولوی سید شاہ غلام محمد صاحب بہاری راقم الحروف جامع حالات فقیر ظفرالدین قادری رضوی مولوی حکیم سید عزیز غوث صاحب. حضرت صدرالشریعہ مولانا امجد علیصاحب کے حوالہ فرماتے بہت پیچیدہ اور اہم ہوتا خود اعلیٰحضرت ہی جواب تحریر فرماتے فرائض کا مسئلہ زیادہ تر حضرت مولانا مولوی محمد رضا خانصاحب عرف ننھے میاں برادر اصغر اعلیٰحضرت کے حوالہ ہوتا مدرسہ کے متعلق جو خط ہوتا حضرت حجۃ الاسلام کے پاس بھجوایا جاتا مطبع کے متعلق خطوط بھی میرے حوالہ کیے جاتے غرض تعویذات و استفتا حسب حصہ رسدی اور مطبع کا سب کام میرے ذمہ تھا۔ ان سب قسموں کے علاوہ بعض مہذب حضرات نے گالی نامہ بھی بھیجے یہ اون حضرات کے فرزندان روحی و معنوی ہیں جنھوں نے باتباع شیطان رجیم اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کر کے اپنا دین ایمان بگاڑا اور اپنے کو دائرہ اسلام سے الگ حدود